جدول کے تقاضے

اس میں آپ جان سکیں گے...

- ... جدول میں کامیابی 4 شرائط
- ... اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علَیہ کا عظیم الشان تقویٰ
- ... اچھی نِیت کا ایک زبردست فائدہ
- ... جدول چلانے کی چند احتیاطیں

مرحبا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنْ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه — وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه — وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

درودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم:

جب تم کچھ بھول جاؤ تو مجھ پر درود پڑھو! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم ! بھولی ہوئی چیز یاد آجائے گی۔

سَعَادَۃُ الدَّارَین، صفحہ:79

درودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک ہمیں بھی کَثْرت سے درود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم بہت مرتبہ چیزیں بھول جاتے ہیں، چابیاں، پیسے، ضروری کاغذات وغیرہ کہیں رکھ کر بھول جاتے ہیں، کبھی کبھی تو بولتے بولتے بھی بھول جاتے ہیں کہ آگے کیا بولنا تھا، یُوں بہت کچھ بھولتے رہتے ہیں، جب بھی ایسا کوئی مُعَاملہ ہو، فوراً درود شریف پڑھیئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الکَرِیْم! بھولی ہوئی چیز یاد آجائے گی۔ ایک بزرگ ہوئے ہیں: قاضِی محمد سلطان عالَم مِیرپُوری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ۔ آپ کی خِدمت میں عُلما حاضِر ہوا کرتے تھے،

درودِ پاک کی فضیلت

دِینی مسائِل پر گفتگو ہوتی تھی، کبھی کوئی مسئلہ کتاب سے دیکھنا ہوتا تو آپ کسی کو فرماتے: فُلاں کتاب سے یہ مسئلہ تلاش کیجئے! بعض اَوقات کافِی تلاش کے بعد بھی وہ مسئلہ نہ ملتا تو آپ کتاب بند کر کے ہاتھ میں پکڑتے، پھر درود شریف پڑھ کر کتاب کھولتے تو وہی مسئلہ نکلتا، جس کی تلاش ہوتی تھی۔

آبِ کوثَر، صفحہ:54

مشکل جو سَر پہ آپڑی، تیرے ہی نام سے ٹلی | مشکل کشا ہے تیرا نام، تم پر درود اور سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مقصد حاصِل ہو گیا

ایک صاحِب تھے، جو طریقت کے رستے پر نکلے، انہوں نے دِل پاک کر کے اللہ پاک کا قُرب حاصِل کرنے کے لئے کئی سال مجاہدے و ریاضتیں کیں مگر مقصد حاصِل نہ ہوا، آخر سید شاہ آلِ محمد رحمۃُ اللہِ علَیہ کی خِدمت میں مارہرہ شریف حاضِر ہوئے، عرض کیا: کتنے سال ہو گئے مگر مقصُود حاصِل نہیں ہوتا۔ شاہ آلِ محمد رحمۃُ اللہِ علَیہ نے انہیں اپنے پاس قبول کر لیا اور خانقاہ شریف کے ایک کمرے میں ان کے ٹھہرنے کا انتظام فرمایا۔

مقصد حاصِل ہو گیا

ساتھ ہی آپ نے خادِم کو الگ سے بُلا کر حکم دیا: انہیں شام کے کھانے میں مچھلی دی جائے مگر پانی کا ایک قطرہ بھی ساتھ نہ ہو اور کھانے کے بعد فوراً دروازہ باہَر سے بند کر دیا جائے۔ خادِم نے حکم پر عمل کیا، نمازِ عشا کے بعد انہیں کھانے میں مچھلی دی گئی، جب وہ کھا چکے تو خادِم فوراً باہَر سے دروازہ بند کر کے چلا گیا۔ مچھلی تو پانی کی دِیوانی ہے، رہتی ہی پانی میں ہے، اسے پکا کر کھا لیں تو بھی پانی مانگتی ہے، چنانچہ ان صاحِب کو سخت پیاس لگی مگر پانی تو تھا ہی نہیں، دروازہ باہَر سے بند تھا،

مقصد حاصِل ہو گیا

خُود جا کر بھی نہیں پی سکتے، اب یہ اندر سے چِلّاتے ہیں کہ مجھے پانی دیا جائے مگر وہاں تھا کون جو سُنتا! انہیں پانی نہ ملنا تھا، نہ ملا، رات جیسے کٹنی تھی، کٹی۔ صبح فجر کے وقت خادِم نے کمرہ کھولا، جیسے ہی دروازہ کھلا، یہ صاحِب پانی کی طرف بھاگے، جتنا پیا گیا، خُوب پیا۔ جان میں جان آئی، اب نمازِ فجر ادا کی۔ نماز کے بعد شاہ آلِ محمد رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پوچھا: خیریت ہے؟ عرض کیا: حضور! رات تو خادِموں نے مار ہی ڈالا تھا۔ ایسی گرمی میں ایک تو مجھے مچھلی کھلا دی، پانی کا ایک قطرہ تک نہ دِیا،

مقصد حاصِل ہو گیا

اوپَر سے کمرے کا دروازہ بھی باہَر سے بند کر دیا۔ فرمایا: پِھر رات کیسی گزری؟ عرض کیا: جب تک جاگتا رہا پانی کا خیال! جب سویا تو خواب میں بھی پانی کے سِوا اور کچھ نہ دیکھا۔ شاہ آلِ محمد رحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے فرمایا: طلبِ صادِق (یعنی سچی طلب) اسی کا نام ہے۔ جس مقصد تک نہ پہنچنے کی آپ شکایت کر رہے تھے (کہ اتنے سال سے مقصود حاصِل نہیں ہوا)، کبھی اس کے لئے ایسی طلب بھی کی تھی؟ اب وہ صاحِب اپنی ناکامی کی وجہ سمجھ چکے تھے،

مقصد حاصِل ہو گیا

چنانچہ اب سے سچی طلب کے ساتھ مجاہدات شروع کئے، آخِر اللہ پاک کا فضل ہوا اور انہیں اپنے مقصد میں کامیابی مل گئی۔

ملفوظات اعلیٰ حضرت، صفحہ: 470 ملخصًا

تجھ کو گر رُتبۂ عالی کی طلب ہے بھائی! | غور سے سُن! تجھے ہستی کو مٹانا ہو گا
بھائیو! چاہئے گر ربِّ محمد کی رضا | خود کو محبوب کی سُنّت پہ چلانا ہو گا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جدول میں کامیابی کی چند شرائط

پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً اللہ پاک کی عطا پر کوئی روک ٹوک نہیں، وہ جسے چاہے، جب چاہے، جیسے چاہے، جو چاہے عطا فرمادے۔ البتہ! ظاہِری اسباب کے اعتبار سے کسی بھی کام میں کامیابی کے لئے چند شرائط ہیں، لہٰذا جب بھی دِینی کاموں کا جدول بنائیں، اس میں ان شرائط کا ضرور لحاظ رکھیں:

(1): واضِح مقصد (Clear Purpose)

آپ کو صاف اور واضح طَور پر یہ پتا ہو کہ میں نے کرنا کیا ہے؟ میرا مقصد کیا ہے؟ میں جدول کیوں بنا رہا ہوں؟ جب میں جدول پُورا کر کے واپس آؤں گا تو میں کیا چاہتا ہوں کہ کونسی چیز اس وقت مجھے حاصِل ہو چکی ہو؟ یعنی آپ اپنے اس جدول سے آؤٹ پُٹ کیا لینا چاہتے ہیں، یہ آپ کو بالکل واضِح طَور پر معلوم ہونا چاہئے۔ جیسے نماز سے متعلق مسئلہ بیان کیا جاتا ہے کہ نماز میں نِیّت کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ کوئی پوچھے کہ ابھی آپ نے کونسی نماز پڑھی ہے؟ تو فوراً بتا دے، اسے سوچنا نہ پڑے۔

(1): واضح مقصد (Clear Purpose)

ایسے ہی جب آپ جدول پر جارہے ہیں، راستے میں کوئی پوچھ لے کہ کیوں جارہے ہو؟ آپ فوراً ایک جملے میں اسے بتا سکیں۔ اس طرح جدول کا مقصد بالکل واضح ہونا چاہیئے۔

یہ ایک نفسیاتی مسئلہ (Psychological problem) ہے کہ عموماً لوگ کام بے دھڑک کر رہے ہوتے ہیں، اُن کے سامنے کوئی مقصد ہوتا ہی نہیں ہے اور اگر ہوتا ہے تو واضح نہیں ہوتا، ان کا ذہن گڈمڈ ہوتا ہے۔

اس کے لئے عربی میں ایک مُحاورہ استعمال ہوتا ہے: حاطِبُ اللَّیْل (یعنی رات کو لکڑیاں اکٹھی کرنے والا)۔

(1): واضِح مقصد (Clear Purpose)

وہ اپنی طرف سے تو لکڑیاں ہی اکٹھی کر رہا ہے مگر اندھیرا بہت ہے، اسے اپنا ہدف واضِح نظر ہی نہیں آرہا، اب کیا خبر اندھیرے میں اس کے ہاتھ کیا آتا ہے، کوئی سانپ بھی ہاتھ لگ سکتا ہے۔ یونہی جب ہمارے دِماغ میں اندھیرا ہوتا ہے، ہمارا مقصد بالکل واضِح طَور پر دِماغ کے پردے پر موجود نہیں ہوتا تو ایسا ہی ہوتا ہے، کوئی سمجھ نہیں لگتی کہ ہم کر کیا رہے ہیں اور کرنا کیا تھا۔ پِھر اس کا نتیجہ ناکامی نکلتا ہے۔

تدبیر کسے کہتے ہیں...؟

ایک مرتبہ ایک صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے، عرض کیا: (یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم ! جب میں کسی معاملے میں حیران ہو جاؤں، کچھ سمجھ نہ آرہی ہو کہ کیا کرنا ہے تو ایسی صُورت میں مجھے کیا کرنا چاہئے) نصیحت فرما دیجئے! رسولِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: خُذِ الۡاَمۡرَ بِالتَّدۡبِیۡرِ جو کرنا چاہتے ہو، اس میں تَدۡبیر اِخۡتیار کرو!

...مشکاۃ المصابیح، کتاب الآداب، باب الحذر والتانی فی الامور، جلد: 2، صفحہ: 226، حدیث: 5057۔

تدبیر کسے کہتے ہیں...؟

تَدْبیر کیا ہے؟ اَلنَّظْرُفِی عَاقِبَۃِ الْاَمْرِ یعنی کام کے نتیجے کو کام کرنے سے پہلے سوچنا، اسے تدبیر کہتے ہیں۔(1) ایک حدیثِ پاک میں ہے: رسولِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یَااَبَا ذَرٍّ! لَاعَقْلَ کَالتَّدْبِیْرِ تَدْبیر سے بڑھ کر کوئی عقل نہیں۔

... لمعات التنقیح، کتاب الآداب، باب الحذر والتانی فی الامور، جلد: 8، صفحہ: 309، تحت الحدیث: 5057۔

... مشکاۃ المصابیح، کتاب الآداب، باب الحذر والتانی فی الامور، جلد: 2، صفحہ: 227، حدیث: 5066۔

تدبیر کسے کہتے ہیں...؟

یعنی کام کرنے سے پہلے اس کے نتیجے کو سوچ لینا، یہ سب سے کامِل عقل ہے، جو ایسا کرتا ہے، اسے کامِل عقل مند کہا جاتا ہے۔

... لمعات التنقیح، کتاب الآداب، باب الحذر والتانی فی الامور، جلد: 8، صفحہ: 317، تحت الحدیث: 5066۔

اور کسی شاعِر نے کہا:

تدبیر کے دستِ رنگیں سے تقدیر درخشاں ہوتی ہے
قدرت بھی مدد فرماتی ہے جب کوششِ انساں ہوتی ہے

تم ستاروں کے بھروسے پہ نہ بیٹھے رہنا
اپنی تدبیر سے تقدیر بناتے جاؤ

(2): پختہ یقین (Believe)

کسی بھی کام مثلاً جدول میں کامیابی کے لئے دوسری شرط ہے یقین کا پختہ ہونا۔ آپ کو اللہ پاک کی رحمت پر اور اپنے آپ پر 100٪ یقین ہو کہ میں یہ کام کرلوں گا اور اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم ! اللہ پاک اس میں میری مدد فرمائے گا۔ بڑی مشہور **حدیثِ قدسی** ہے: رَبِّ کریم فرماتا ہے: اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ میں اپنے بندے کے گمان کے نزدیک ہوتا ہوں، جو مجھ سے رکھے۔

... صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء...الخ، باب الحث علی ذکر اللہ، صفحہ: 1033، حدیث: 2675۔

(2): پختہ یقین (Believe)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یہاں عَبْد سے مراد بندۂ مؤمن ہے۔یعنی بندہ میرے متعلق جیسا یقین رکھے گا، میں ویسا ہی معاملہ اس سے کروں گا۔

مرآۃ المناجیح، جلد: 3، صفحہ: 306۔ ...

جو سوچتا ہوں، وہی بات ہونے لگتی ہے
جُڑا ہوا ہے زمانہ مرے گمان کے ساتھ

(2): پختہ یقین (Believe)

کسی بھی کام میں کامیابی کے لئے قرآنِ کریم نے ہمیں جو تعلیم دِی ہے، وہ یہ ہے:

وَ شَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِیْنَ (پارہ: 4، آلِ عمران: 159)

ترجمہ کَنزُ العِرفان: اور کاموں میں ان سے مشورہ لیتے رہو، پھر جب کسی بات کا پختہ ارادہ کر لو تو اللہ پر بھروسہ کرو بیشک اللہ توکل کرنے والوں سے محبّت فرماتا ہے۔

(2):پختہ یقین (Believe)

حضرت عبد اللہ بن داؤد رحمۃُ اللہِ عَلَیہ سے پوچھا گیا: تَوَکُّل کسے کہتے ہیں؟ فرمایا: اَنَّ التَوَکُّلَ حُسْنُ الظَّنِّ بِاللہ یعنی اللہ پاک کی رحمت پر یقین رکھنے کا نام توکُّل ہے۔

معلوم ہوا؛ اگر ہم اپنے جدول میں کامیابی چاہتے ہیں تو اللہ پاک کی رحمت پر پختہ یقین کرنا شروع کر دیں، مثلاً

... موسوعہ لابن ابی الدنیا، حسن الظن باللہ، جلد: 1، صفحہ:60، رقم:27۔

(2): پختہ یقین (Believe)

❁ مدنی قافلے تیار کرنے کا جدول ہے، ہدف طے کریں، جدول پر نکلیں اور اللہ پاک کی رحمت پر پختہ یقین رکھیں کہ میں نکل پڑا ہوں، اللہ پاک مجھے ضرور کامیابی عطا فرمائے گا ❁ میں نے مدرسۃ المدینہ بالغان شروع کروانے ہیں، کوشش میں کرتا ہوں، اللہ پاک میری مدد فرمائے گا ❁ مدنی عطیات جمع کرنے ہیں، کوشش میرے ذِمّے، اللہ پاک میری کوشش کو ناکام نہیں فرمائے گا۔ یُوں اللہ پاک کی رحمت پر پختہ یقین رکھیں، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم ! کامیابی قدم چومے گی۔

یقینِ کامِل کی برکت

پیارے اسلامی بھائیو! جدول میں کامیابی مل جانا، مدنی قافلے تیار کرلینا، 12 دِینی کام شروع کروالینا، یہ تو معمول کی بات ہے، اللہ پاک کی رحمت پر یقینِ کامِل تو وہ اعلیٰ نعمت ہے کہ اس کی برکت سے مٹی سونا بھی بن سکتی ہے۔ روایات میں ہے: ایک مرتبہ اللہ پاک کے نبی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سمندر کی طرف تشریف لے گئے، آپ کے حواری (یعنی آپ کا کلمہ پڑھنے والے) ڈھونڈتے ہوئے آپ کی طرف آئے، دیکھا آپ پانی پر چل رہے ہیں جبکہ سمندر کی لہریں ٹھاٹھے مار رہی تھیں۔

یقینِ کامل کی برکت

یہ منظر دیکھ کر ایک حواری نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی عَلَیۡہِ السَّلام! کیا میں بھی اسی طرح چلتے ہوئے آپ کے پاس آسکتا ہوں؟ فرمایا: ہاں! کیوں نہیں۔ تم بھی آسکتے ہو۔ چنانچہ ان حواری نے ایک پاؤں پانی پر رکھا، جُونہی دوسرا اُٹھایا تو پانی میں گر پڑے اور پُکارا: میں ڈُوبا اے اللہ کے نبی! آپ نے اس کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اگر آدمی کو گندم کے دانے برابر یقین مل جائے تو وہ پانی پر چل سکتا ہے۔

... موسوعہ لابن ابی الدنیا، کتاب الیقین، جلد: 1، صفحہ: 24، رقم: 11

غُلامی میں نہ کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں
جو ہو ذوقِ یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

سچّے یقین کی ایک علامت

پیارے اسلامی بھائیو! جب ہم جدول پر جاتے ہیں ❁ بعض دفعہ دُور دراز کا سفر بھی کرنا پڑتا ہے ❁ ظاہِر ہے مشکلات بھی آئیں گی ❁ کھانے پانی کے مسائِل بھی ہو سکتے ہیں ❁ نیند کی کمی سے بھی دوچار ہونا پڑ سکتا ہے ❁ تھکاوٹ بھی ہونی ہے ❁ ذِمَّہ داران کی طرف سے بے توَجّہی کا سامنا بھی کرنا پڑ سکتا ہے

سچّے یقین کی ایک علامت

یا توقع سے ہٹ کر روپے بھی دیکھنے پڑ سکتے ہیں، بہت سارے مسائِل ہوتے ہیں اور ہو بھی سکتے ہیں۔ اللہ پاک کی رحمت پر پکّا یقین کرنا سیکھئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! صبر کرنا آسان ہو جائے گا۔

حضرت لقمان حکیم رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: یَا بُنَیَّ اِنَّ الصَّبْرَ عَلَی الْمَکَارِہِ مِنْ حُسْنِ الْیَقِیْن یعنی بیٹا! ناپسندیدہ باتوں پر صبر کرنا اچھے یقین سے ہے۔

... موسوعہ لابن ابی الدنیا، کتاب الیقین، جلد: 1، صفحہ: 27، رقم: 14۔

(3): پُوری تَوَجُّہ اپنے مقصد پر رکھنا (Focus)

جدول یا کسی بھی کام میں کامیابی کے لئے تیسری شرط ہے: Focus یعنی اپنی پُوری تَوَجُّہ اپنے مقصد پر جمائے رکھنا۔ عام طور پر ناکامی کی جو بڑی وجہ ہوتی ہے وہ یہی Focus کی کمی ہے۔ عموماً لوگ اپنے مقصد سے تَوَجُّہ ہٹا لیتے ہیں، دوسرے کاموں میں لگ جاتے ہیں، مثلاً ❁ جدول کے لئے کسی بڑے شہر میں چلے گئے، دِل للچاتا ہے کہ یہاں سے کچھ خریداری بھی کر لیں ❁ بعض دفعہ سیر و تفریح کا بھی ذِہن بن سکتا ہے

(3): پُوری تَوَجُّہ اپنے مقصد پر رکھنا (Focus)

۞ کسی اچھے سے ہوٹل پر کھانا کھانے کو بھی دِل کر سکتا ہے ۞ بعض دفعہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جہاں ہم جدول پر گئے ہیں، وہاں کے ذِمّہ داران کی تیاری مکمل نہیں ہے ۞ یا ان کے پاس خاطر خواہ کارکردگی نہیں ہے تو مسائِل ہو سکتے ہیں ۞ سامنے والا آئیں، بائیں، شائیں بھی کر سکتا ہے ۞ یا بعض دفعہ یہ مسئلہ ہوتا ہے کہ ہم زیادہ کام اپنے سَر پر لے لیتے ہیں مگر ان میں ترتیب نہیں لگاتے۔ مثلاً ۞ جدول بنالیا کہ مدنی قافلے بھی تیار کروانے ہیں

(3): پُوری تَوَجُّہ اپنے مقصد پر رکھنا(Focus)

۞ مدنی مذاکرے میں شرکت کے لئے باب المدینہ کراچی کے لئے ٹرین بھی چلانی ہے ۞ مدرسۃ المدینہ بالغان بھی شروع کروانے ہیں ۞ شخصیات سے بھی ملاقات کرنی ہے، یُوں 25 کام ذِمّے لے لئے مگر ان کی تقسیم کاری دُرست نہیں کی، بس تحریری جدول کے لئے ڈائری میں 25 کام لکھے اور چل پڑے۔ اب سارے کام بکھرے بکھرے ہیں، ایک کرنے لگیں گے، دوسرا یاد آجائے گا، دوسرا کرنے لگیں گے تَوَجُّہ تیسرے کی طرف چلی جائے گی اور نتیجہ...!! اللہ ہی بہتر جانے کیا نکلے گا۔

(3):پُوری تَوَجُّہ اپنے مقصد پر رکھنا(Focus)

سائیکالوجی کا یہ جملہ اپنے ذِہن میں رکھئے!

Order is the first law of Universe

(یعنی ترتیب اس کائنات کا پہلا اُصُول ہے)

پُوری دُنیا میں ہر وہ چیز جو قدرت کی بنائی ہوئی ہے، اس میں غور کر لیجئے! آپ کو ہر چیز میں ایک ترتیب نظر آئے گی۔

(3): پُوری توَجُّہ اپنے مقصد پر رکھنا (Focus)

بعض ملحد سائنس دانوں کا نظریہ ہے کہ یہ دُنیا ایک دھماکے سے بنی ہے، بالکل غلط ہے، دھماکہ ہو تو چیزیں بکھر جاتی ہیں مگر پُوری کی پُوری کائنات آپ کو ایک ترتیب میں نظر آئے گی، ثابت ہوا، یہ دُنیا ایک دھماکے سے نہیں بنی، قادِر و قیُّوم، عزیز و حکیم رَبِّ کریم نے بنائی ہے۔

اُمّتِ مسلمہ کی ایک خصوصیت

ایک پتے کی بات عرض کروں؟ صَف بندی اس اُمّت کی خصوصیات میں سے ہے۔ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے اسلام کی خصوصیات ذِکر کرتے ہوئے فرمایا: **اُعْطِیْتُ صَلَاۃً فِی الصُّفُوْفِ** مجھے صف باندھ کر نماز پڑھنا دِیا گیا۔ ایک روایت میں فرمایا: **جُعِلَتْ صُفُوْفُنَا کَصُفُوْفِ الْمَلَائِکَۃِ** ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں جیسی بنائی گئیں۔

... جامع صغیر، صفحہ: 75، حدیث: 1173۔

... مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، صفحہ: 194، حدیث: 522۔

اُمّتِ مسلمہ کی ایک خصوصیت

یہ روایات خاص نماز سے متعلق ہیں اور الحمدللہ! نماز ہمیں زندگی جینا بھی تو سکھاتی ہے، جب ہمیں یہ خصوصیت دی گئی کہ ہم نماز صف باندھ کر پڑھیں اور صفیں بھی ایسی کہ جیسی فرشتے بناتے ہیں تو زندگی میں جو بھی کام کریں مثلاً جدول بنائیں تو جدول میں جو جو کام کرنے ہیں، ان کی صف بنادیں۔یعنی ان کی ایک ترتیب لگالیں، یہ کام پہلے کرنا ہے، پھر یہ کرنا ہے، پھر یہ کرنا ہے۔

اُمّتِ مسلمہ کی ایک خصوصیت

اَلْاَہَم فَالْاَہَم جو زیادہ اَہم ہے وہ پہلے، پھر اس سے کم اہمیت والا، پھر اس سے کم اہمیت والا۔ یُوں کاموں کی ترتیب لگائیں، ہر کام پر پُوری تَوَجُّہ رکھ کر، اپنے مقاصِد پر نگاہ لگائے، اللہ پاک کی رحمت پر یقین جمائے جدول چلائیں، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم ! کامیابی ملے گی۔

جس دِن سے چلا ہوں مری منزل پہ نظر ہے
آنکھوں نے کبھی مِیل کا پتھر نہیں دیکھا

(4): سچی لگن (True Devotion)

یہ کامیابی کی چوتھی اور آخری شرط ہے۔ ہم نے جب جدول بنایا، اس سے ہم جو آؤٹ پُٹ چاہتے ہیں، مثلاً ۞ ہم عطیات جمع کرنا چاہتے ہیں ۞ علاقائی دورہ کی تعداد بڑھانا چاہتے ہیں ۞ ہفتہ وار اجتماع کمزور ہے، کامیاب کرنا چاہتے ہیں ۞ تفسیر سننے سنانے کے حلقے نہیں لگ رہے، وہ لگوانے ہیں

(4): سچی لگن (True Devotion)

۞ کسی علاقے میں فجر کے لئے جگانے کی ترکیب نہیں ہے، اس دینی کام کو مضبوط کرنا ہے، غرض کہ ہمارا کوئی بھی مقصد ہو، ہمارے اندر اس مقصد کے حُصُول کا جنون ہونا چاہئے، ایسی پکّی سچّی لگن ہو، جیسے اس شخص کو پانی کی طلب تھی، جسے شاہ آلِ محمد رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مچھلی کھلا کر کمرے میں بند کر دیا تھا۔ یہ لگن ہمیں کامیاب کرے گی۔ بندۂ مؤمن کے دِل میں یہ نیک لگن ایسی کمال کی چیز ہے کہ انقلاب برپا کر دیتی ہے۔

دے ولولۂ شوق جسے لذّتِ پرواز
وہ ذرّہ مہ و مہر کو کر سکتا ہے تاراج

چور قطب کیسے بنا...؟

علّامہ ارشد القادری صاحِب رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک واقعہ لکھا ہے، بڑا خوبصورت ہے، مختصر کر کے سُناتا ہوں: عبد اللہ نامی ایک ڈاکو تھا، اللہ پاک نے اسے ہدایت دِی، اسے قبر و آخرت یاد آئی، اس نے اپنے گُناہوں کو سوچا تو دِل چوٹ کھا گیا، اسے فِکْر ہوئی کہ میں خُود کو نیک رستے کا مُسَافِر کیسے بنا سکتا ہوں؟ چنانچہ دو چار لوگوں سے مشورہ کیا، کسی نے اسے کہا: اگر تم سدھرنا چاہتے ہو تو پہلے مرشِد ڈھونڈو، وہی تمہیں اللہ پاک کے رستے پر لگائے گا۔

چور قطب کیسے بنا...؟

اب سُوال تھا کہ مرشِد کہاں سے ڈھونڈوں؟ مشورہ دینے والا بھی کوئی معمولی ہی انسان تھا، اُس نے کہہ دیا: اللہ پاک پر یقین رکھ کر نکلو، جس پر تمہارا دِل مطمئن ہو گیا کہ یہ پِیر ہے، اسے اپنا پِیر بنالینا۔ چنانچہ جب رات ہوئی، اس نے اللہ پاک کی بارگاہ میں سچّے دِل سے رورو کر توبہ کی، آدھی رات کے وقت پِیر کی تلاش میں نکل پڑا، گاؤں سے باہَر چوراہے پر پہنچا تھا کہ ایک شخص آتا دِکھائی دیا، اس نے ذِہن بنالیا کہ یہی پِیر ہے،

چور قطب کیسے بنا...؟

میں اسی کا مرید بنوں گا لیکن وہ جو آرہا تھا، وہ خُود ایک چور تھا، رات کے وقت چوری کرنے نکلا تھا، اس کا چونکہ ذہن بنا ہوا تھا، چنانچہ جیسے ہی وہ چور قریب آیا، اس نے اُس کا دامن پکڑ لیا، پِیر صاحِب! مجھے اپنا مرید کر لیجئے! پِیر صاحِب! مجھے اپنا بنا لیجئے! رَبّ کے رستے پر لگا دیجئے! وہ تو تھا چور...!! اسے اپنی فِکْر ہونے لگی کہ میں کہیں پکڑا ہی نہ جاؤں۔ خیر! اس نے جان چھڑانے کے لئے کہہ دیا: بیٹا! میں نے تمہیں مرید کر لیا۔ ابھی میں جا رہا ہوں، یہی رہنا، میں واپس آکر تمہیں اللہ پاک کے رستے پر لگاؤں گا۔

چور قطب کیسے بنا...؟

یہ کہہ کر وہ چور چلا گیا، یہ اپنے پِیر کا حکم سمجھ کر وہیں کھڑا ہو گیا، ایک دِن گزرا، پیر صاحِب نہیں آئے، دوسرا دِن گزرا، پِیر صاحِب نہیں آئے، اس کے گھر والے آتے ہیں: گھر چلو! یہاں راستے میں کھڑے مت رہو۔ دوست آتے ہیں، سب سمجھاتے ہیں مگر اس کی طلب سچّی تھی، لگن پکّی تھی، جنون تھا کہ میں نے نیک بننا ہے اور پِیر نے ہی مجھے نیک بنانا ہے، پِیر صاحِب کہہ کر گئے ہیں، لہٰذا میں یہیں رہوں گا۔ پِیر تو کیا تھا؟ چور تھا۔ اس نے نہ آنا تھا، نہ آیا۔ عبد اللہ تھا کہ اسی انتظار میں کھڑا تھا۔

چور قطب کیسے بنا...؟

قسمت دیکھئے! اُدھر وہ چور چوری کرنے کی نیت سے حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے گھر میں چلا گیا، اندر جاکر کہیں چھپ کر بیٹھا تھا، اُدھر حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ تہجد کی نماز سے فارِغ ہوئے، ایک شخص نے حاضِر ہو کر عرض کیا: عالی جاہ! فُلاں شہر کے ابدال کا انتقال ہو گیا ہے۔

حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ان کے لئے دُعائے مغفرت کی اور اس چور پر نگاہِ وِلایَت ڈالی، ایک ہی نگاہ میں اسے توبہ بھی کروائی، وِلایَت کے درجات بھی طے کروادیئے،

چور قطب کیسے بنا...؟

پِھر فرمایا: اب سے تم فُلاں شہر کے ابدال ہو، فوراً وہاں کے لئے روانہ ہو جاؤ! قسمت دیکھئے! گیا چوری کرنے تھا اور واپس وَلی بن کر آیا ہے۔ اب یہ سابقہ چور مگر موجودہ وَلی کامِل غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بتائے ہوئے شہر کی طرف روانہ ہوئے، راستے میں اسی گاؤں سے گزر ہوا، جہاں عبداللہ اب تک پِیر کے انتظار میں کھڑا تھا۔ جیسے ہی وہاں پہنچے، عبداللہ نے پُکار کر کہا: مرشِدِ کامِل آگئے اور دوڑ کر سینے سے لگ گیا۔

چور قطب کیسے بنا...؟

اب ان کو ساراواقعہ یاد آیااور سمجھ گئے کہ یہ ایک شخص کی سچّی لگن اور پختہ یقین کا کمال ہے کہ رَبِّ کریم نے مجھ پر ایسی عنایت فرمادی ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! واقعی سچّی لگن ہو تو بڑا کچھ کروا دیتی ہے۔ اس لئے جدول بنانا ہے، دِینی کام کرنے ہیں، اس کے لئے سچّی لگن اپنائیے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اللہ پاک کی رحمت ضرور دستگیری فرمائے گی۔

... زلف وزنجیر، صفحہ: 271، ملخصاً۔

چور قطب کیسے بنا...؟

یارَبّ! دِل مسلم کو وہ زندہ تمنّا دے
پھِر وادیٔ فاراں کے ہر ذرّے کو چمکا دے
بے لوث محبّت ہو، بے باک صداقت ہو
میں بلبل نالاں ہوں اک اجڑے گلستاں کا

جو قلب کو گرما دے، جو رُوح کو تڑپا دے
پھِر شوقِ تماشا دے، پھِر ذوقِ تقاضا دے
سینوں میں اجالا کر، دِل صُورتِ مینا دے
تاثِیر کا سائِل ہوں محتاج کو داتا دے

عذر نہیں بلکہ راستے ڈھونڈیئے!

آج کے دور کا یہ بڑا مسئلہ ہے۔ شوق، یقین اور سچّی لگن کم ہوتی جارہی ہے۔ بہت دفعہ لوگ وقت پاس کرتے ہیں، کارکردگی بناتے ہیں اور یُوں دِل کو تسلی دے لیتے ہیں کہ جو میرے بس میں تھا، وہ تو میں نے کرلیا ہے۔

بلکہ بعض دفعہ تو کام نہ کرنے کے عذر ڈھونڈے جاتے ہیں؛ مثلاً میں تو جدول پر گیا تھا، جن ذِمّہ داران سے ملنا تھا، وہ آئے ہی نہیں، لہٰذا میں واپس آگیا۔ مشورہ رکھا گیا تھا، اطّلاع بھی مکمل دِی تھی،

عذر نہیں بلکہ راستے ڈھونڈیئے!

بار بار یاد دہانی بھی کروائی تھی، ذِمَّہ داران پہنچے نہیں تو اب میں کیا کر سکتا ہوں؟ جن شخصیات سے ملنا تھا، ان سے وقت نہیں بن پایا وغیرہ وغیرہ۔

یقیناً سب ایسے نہیں ہوتے مگر کچھ ہوتے بھی ہیں۔ البتہ یہ مسئلہ اب عام ہوتا جارہا ہے، سُستی بڑھ رہی ہے، بالخصوص موبائِل، انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا وغیرہ اعصاب پر ایسے چھائے ہیں کہ حرکت کا ذِہن ہی ختم ہوتا جارہا ہے، بس دِل کرتا ہے کہ بیٹھے ہی رہیں، کچھ بھی کرنا ہی نہ پڑے،

عذر نہیں بلکہ راستے ڈھونڈیئے!

پھر اس کا نتیجہ کیا ہے؟ اب بہت سارے لوگ کام نہ کرنے کے بہانے تلاش کرتے ہیں۔ لیکن یہ بات ذِہن میں رکھیے! کام کوئی بھی ہو، کرنے ہی سے ہوتا ہے۔

آپ تاریخ اُٹھا کر دیکھ لیجئے! ماضِی میں آپ کو جتنے بھی کامیاب لوگ دِکھائی دیں گے، یہ ایک عادَت آپ کو سب میں ملے گی کہ وہ کام نہ کرنے کے بہانے ڈھونڈے کی بجائے، کام کرنے کے راستے تلاش کرتے تھے۔ بلکہ ہمارا اسلام تو ہمیں تعلیم ہی اسی بات کی دیتا ہے، **حیلہ شرعی** دِینی ماحول میں عام استعمال ہونے والی اصطلاح ہے۔

عذر نہیں بلکہ راستے ڈھونڈیئے!

حیلہ شرعی کسے کہتے ہیں؟ ایک ایسا کام جو بظاہِر ہو نہیں سکتا، اس کام کرنے کا شرعی راستہ نکالنے کو **حیلہ شرعی** کہتے ہیں۔ مثلاً ایک سَیّد صاحِب ہیں، انہیں زکوٰۃ نہیں دے سکتے مگر انہیں رقم دینی بھی ہے، اپنے پاس پیسے بھی صِرف زکوٰۃ ہی کے ہیں، اب کیا کریں؟ شرعی حیلہ کرلیں، وہ زکوٰۃ کی رقم کسی غریب کو دیں، وہ غریب تحفے کے طور پر سید صاحِب کو دے دے۔

عذر نہیں بلکہ راستے ڈھونڈیئے!

یہ ایک ذِہن دیا جارہا ہے کہ جہاں ہم سمجھ رہے ہیں کہ فُل سٹاپ لگ گیا، اب ہمارے ہاتھ بندھ گئے، ہم کچھ نہیں کرسکتے، وہاں سے بھی راستے نکلتے ہیں، اگر ہم نکالنا چاہتے ہوں تو...!!

جو آنا چاہو، ہزار رستے، نہ آنا چاہو تو عذر لاکھوں

مزاج برہم، طویل رستہ، برستی بارش، خراب موسم

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا عظیم الشان تقویٰ

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زندگی مبارک کا آخری رمضان شریف1339ھ میں تھا، یہ سخت گرمی کے دِن تھے، پھِر عمر مبارک کے آخری اَیَّام... !! آپ سخت بیمار بھی تھے۔ ایسی صُورتِ حال میں شریعت کی طرف سے رُخصت نکل سکتی تھی مگر اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا اپنے متعلق کیا فتوی تھا، سنیئے! آپ نے فرمایا: بریلی شریف میں شدید گرمی کے سبب میرے لئے روزہ رکھنا ممکن نہیں لیکن پہاڑ پر ٹھنڈک ہوتی ہے، یہاں سے نینی تال قریب ہے، بھوالی پہاڑ پر روزہ رکھا جا سکتا ہے،

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیہ کا عظیم الشان تقویٰ

میں وہاں جانے پر قادِر ہوں، لہٰذا میرے لئے وہاں جا کر روزہ رکھنا فرض ہے۔ چنانچہ آپ نے وہ رمضان شریف وہیں پہاڑ پر گزارا اور پُورے روزے رکھے۔

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے اللہ والوں کی شان...!! یہ صِرُف اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیہ نہیں، آپ اَوْلیائے کرام کی سیرت اُٹھا کر دیکھ لیجئے! اَوْلیائے کرام کی یہ عادَت ہوتی ہے، یہ کام نہ کرنے کے عذر نہیں بلکہ کام کرنے کے راستے تلاش کرتے ہیں۔ نیکی کرنی ہے، اس کی لگن ہے،

... اعلیٰ حضرت اور تصوف، صفحہ: 64۔

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیہ کا عظیم الشان تقویٰ

لہٰذا ایک رستے سے نہیں ہو سکتی تو دوسرے رستے سے سہی، دوسرے راستے سے نہیں ہو سکتی تو تیسرا راستہ تلاش کر لیں گے، کچھ بھی ہو نیکی کرنی ہی کرنی ہے، چھوڑنی نہیں ہے۔ یہ اَوْلیائے کرام کی دِینی سوچ ہوتی ہے۔

اب ذرا غور فرمایئے! ہم جو جدول بناتے ہیں، جدول پر جاتے ہیں، کیا یہ کوئی دُنیوی کام ہے؟ نہیں...!! الحمدللہ! دعوتِ اسلامی دِینی تحریک ہے۔ ہم دِینی کام ہی کرتے ہیں، نیکی کے کام ہی کرتے ہیں۔ ❁ مدنی قافلہ تیار کرنا نیکی کا کام ہے

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ عَلَیہ کا عظیم الشان تقویٰ

۞ مدرسۃ المدینہ بالغان لگوانا، نیکی کا کام ہے ۞ علاقائی دورے کروانا، نیکی کا کام ہے ۞ دِینی کاموں کے لئے مشورے رکھنا، نیکی کا کام ہے ۞ یہاں تک کہ دِینی کاموں کے لئے عطیات جمع کرنا یہ بھی تو نیکی ہی کا کام ہے، اسے سُنّت کہا گیا ہے۔ اور اَوْلیائے کرام کی سیرت کیا ہے؟ یہ حضراتِ ذی وقار نیکی سے رُکنے کے لئے عذر نہیں بلکہ نیکی کرنے کے لئے راستے تلاش کرتے ہیں۔ لہٰذا جدول بنائیں، سوچ سمجھ کر بنائیں، مقصد طے کریں، اللہ پاک کی رحمت پر یقین رکھیں، لگن سچّی رکھیں اور جدول چلے، بھرپُور چلے، اس کے لئے راستے نکالنے کی عادَت بنائیں۔

دُنیوی اور اُخروی کامیابی کی تقسیم

یہ ذہن میں رکھ لیجئے! ہر کامیابی کا آغاز رُکاوٹ سے ہوتا ہے۔ کامیابی کبھی بھی پلیٹ میں رکھ نہیں دی جاتی۔ ایک شاعر کہتا ہے:

یہ پھُول مجھے کوئی وراثت میں ملے ہیں
تم نے مرا کانٹوں بھرا بستر نہیں دیکھا

دُنیوی اور اُخروی کامیابی کی تقسیم

یعنی پُھول ہمیشہ کانٹوں سے گزر کر ہی مِلا کرتے ہیں، لٰہذا مشکلات سے گزرنے کا حوصلہ پیدا کر لیجئے! صُوفیائے کرام رَحمۃُ اللہ علیہم فرماتے ہیں: قُسِّمَتِ الدُّنۡیَا عَلَی الۡبَلۡوٰی وَ قُسِّمَتِ الۡاٰخِرَۃُ عَلَی التَّقۡوٰی دُنیا کی تقسیم آزمائشوں پر اور آخرت کی تقسیم تقویٰ پر کی گئی ہے۔ یعنی دُنیا میں جو کامیابی ملتی ہے وہ آزمائشوں سے گزر کر ہی ملتی ہے اور آخرت کی کامیابی تقویٰ کے ذریعے ملتی ہے۔

... الرسالۃ القشیریۃ، باب التقوی، صفحہ: 142۔

دُنیوی اور اُخروی کامیابی کی تقسیم

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! دعوتِ اسلامی کامیاب تحریک ہے، دُنیا میں مقبول ہے، ہم نے اسے اور کامیاب کرنا ہے اور آخرت کی کامیابی ...!!وہ تو ہم سب کو چاہئے، ہم سب نے جنّت میں جانا ہے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! ابدی زندگی میں، کبھی نہ ختم ہونے والی زندگی میں اپنے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پڑوس میں، جنّت الفردوس میں رہنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اس کے لئے کرنا کیا ہے؟ دُنیا میں کامیابی کے لئے آزمائشوں سے صبر کے ساتھ گزرنا ہے اور آخرت کی کامیابی کے لئے تقویٰ اختیار کرنا ہے۔

دُنیوی اور اُخروی کامیابی کی تقسیم

لٰہذا ہم نے ایک ہاتھ میں شریعت کا دامن پکڑ کر، دوسرے ہاتھ میں صبر کا دامن تھام کر جدول چلاتے جانا ہے، دِینی کام کرتے جانا ہے ❁ رُکاوٹیں آئیں گی ❁ مشکلات آئیں گی ❁ تھکاوٹ بھی ہو گی ❁ بیماریاں بھی آئیں گی ❁ پریشانیاں بھی آئیں گی ❁ کبھی کبھی ناکامی کا بھی مُنہ دیکھنا پڑے گا ❁ طعنے بھی سُننے پڑ سکتے ہیں ❁ بداخلاقی والا معاملہ بھی دیکھنے کو مل سکتا ہے مگر ہم نے نہ شریعت کا دامن چھوڑنا ہے، نہ صبر کا دامن چھوڑنا ہے، شریعت کے دائرے میں رہ کر، صبر کے گھونٹ پیتے ہوئے بس دِینی کام کرتے جانا ہے، کرتے جانا ہے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! مرتے دَم تک کرتے ہی چلے جانا ہے۔

اچھی نِیت کا ایک زبردست فائدہ

پیارے اسلامی بھائیو! جدول چلاتے ہوئے، مشکلات آئیں، پریشانیاں آئیں، رکاوٹیں آئیں تو ہمارا دِل تنگ نہ ہو، ہمّت نہ ٹوٹے، حوصلے بلند ہی رہیں، اس کا ایک کامیاب نسخہ بتاتا ہوں۔ ایک مِثال کو سمجھئے! ایک سڑک ہے، اس پر بڑا سا (مثلاً 10 فٹ اُونچا) پتھر رکھا ہے، اس کے ساتھ ہی ایک بڑی سی 200 منزلہ بلڈنگ ہے، ایک شخص ہے جو سڑک پر سے گزر رہا ہے، ایک شخص اس بلڈنگ کے اُوپر 200 نمبر کی منزل پر کھڑا ہے، بتائیے! جو سڑک سے گزر رہا ہے، اسے وہ پتھر کتنا بڑا لگے گا اور جو بلڈنگ کے اُوپر ہے اسے کتنا سا دِکھائی دے گا۔

اچھی نِیت کا ایک زبردست فائدہ

یقیناً جو سڑک سے گزر رہا ہے، اسے وہ پتھر اپنے قد سے بھی اُونچا دکھائی دے گا اور جو شخص بلڈنگ کے اُوپر ہے، اسے وہ پتھر چھوٹا سا دِکھائی دے گا۔

بس یہی فلسفہ ہے، جو شخص نیچے ہوتا ہے، اسے اپنے سامنے آنے والی رُکاوٹ اپنے سے بھی بڑی لگتی ہے اور جو شخص خُود اُونچا ہوتا ہے، اسے وہ رُکاوٹ بالکل معمولی سی دِکھائی دیتی ہے۔ جدول چلانا ہے، دِین کا کام کرنا ہے، اس کے لئے مشکلات تو آنی ہی ہیں، اگر ہم اپنے آپ کو اُونچا کرلیں تو وہ مشکلیں ہمیں مشکل نہیں لگیں گی۔ لٰہذا خُود کو اُونچا کرلیں۔

اچھی نِیت کا ایک زبر دست فائدہ

اب سُوال ہو گا کہ خُود کو اُونچا کیسے کریں؟ بڑا پیارا نسخہ ہے، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے برسوں پہلے عطا فرما دیا تھا، 72 نیک اعمال میں سے سب سے پہلا نیک عَمَل مضبوطی کے ساتھ تھام لیں، اچھی نیتیں کرنے کی عادَت بنا لیں۔ یقین مانیے! دِینِ اسلام نے اچھی نِیّت کی جو ہمیں تعلیم دِی ہے، اس میں اتنے راز ہیں، اتنے فائدے ہیں کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔ ایک بڑا زبر دست فائدہ اس کا یہ ہے کہ اچھی نِیّت ہمارے مقصد **(Vision)** کو بڑا کر دیتی ہے۔

اچھی نِیت کا ایک زبردست فائدہ

مِثال کے طور پر ہم نے جدول پر جا کر مدنی قافلے تیار کرنے ہیں۔ کیوں کرنے ہیں؟ مختلف نیتیں ہو سکتی ہیں؟ ✻ میں اَجِیر ہوں اس لئے کرنے ہیں ✻ فُلاں نگران صاحِب نے حکم دیا ہے، اس لئے کرنے ہیں اور بھی ایسی بہت ساری چھوٹی چھوٹی وُجُوہات ہو سکتی ہیں لیکن اگر ہم اس میں اللہ پاک کی رِضا کی نِیّت کرلیں تو ہمارا مقصد (Vision) بڑا ہو جائے گا۔

اللہ پاک کی رضا کتنی بڑی نعمت ہے؟ ✻ یہ وہ نعمت ہے جسے حاصِل کرنے کے لئے اَوْلیائے کرام نے زندگیاں لگائی ہیں

اچھی نِیت کا ایک زبردست فائدہ

۞غاروں میں رہے ہیں ۞کئی کئی سال جنگلوں میں گزارے ہیں ۞صحراؤں کی خاک چھانی ہے ۞سالہا سال مجاہدات کئے ہیں، اتنی بڑی نعمت...!! امام غزالی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: آخرت کی نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت جو جنّت سے بھی اعلیٰ ہے، وہ یہی اللہ پاک کی رِضا ہے۔

اللہُ اکبر! ذرا غور فرمائیے! جو اتنی بڑی نعمت حاصِل کرنے کا شوق رکھتا ہو، جس کا مقصد مال نہیں، دولت نہیں، روپیہ پیسا نہیں، دُنیوی آرام نہیں بلکہ اللہ پاک کی رِضا کا حق دار بننا، جنّت سے بھی اعلیٰ نعمت حاصِل کرنا ہو ... احیاء العلوم، کتاب المحبۃ والشوق... الخ، القول فی معنی الرضا... الخ، جلد: 4، صفحہ: 417۔

اچھی نِیت کا ایک زبردست فائدہ

۞کیا وہ سَفَر سے گھبرائے گا؟ ۞کیا وہ چھوٹی موٹی پریشانیوں کو خاطِر میں لائے گا ۞کیا وہ کسی کے نازیبا رویے کو دیکھ کر ہمت ہارے گا؟ ۞کیا وہ دِینی کام نہ کرنے کے عذر تلاش کرے گا، نہیں...!! نہیں! جسے اللہ پاک کی رضا پانے کی سچّی لگن مِل جائے، وہ تو جنگلوں، صحراؤں کی خاک بھی چھان لیتا ہے، اللہ پاک کے نام پر سَر بھی کٹوا لیتا ہے، ذرا دیکھئے تو امامِ عالی مقام، امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ نے میدانِ کربلا میں اپنے بیٹے، اپنے بھائی، اپنے بھتیجے اپنی آنکھوں سے شہید ہوتے دیکھے، آخر اپنے آپ کو بھی قربان کر دیا،

اچھی نِیت کا ایک زبردست فائدہ

ظُلم کی وہ دردناک داستان جسے آج بھی سُن لیں تو دِل کانپ جاتا ہے، آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں، امامِ عالی مقام رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے وہ سارا ظُلم خُود برداشت کیا ہے، آخر کیا وجہ تھی؟ آپ کا وِیژن بڑا تھا، آپ اللہ پاک کی رضا کے طلب گار تھے۔

ایک **خوبصورت روایت** سُناؤں، آپ حیران رہ جائیں گے۔ حضرت اِبْنِ ابی لیلی رحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میدانِ کربلا میں جب امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو یہ یقین ہو گیا کہ وعدے کا وقت آچکا ہے،

اچھی نِیت کا ایک زبردست فائدہ

اب شہادت ہونی ہے تو آپ نے فرمایا: مجھے کوئی موٹا کپڑا لا دَو! (ذرا غور سے سنئیے گا کہ آپ کپڑا کیوں منگوا رہے ہیں، فرمایا: موٹا کپڑا لا دَو!)، میں اس کپڑے کو اپنے پہنے ہوئے لباس کے نیچے رکھوں گا تاکہ جب میں شہید ہو کر زمین پر گِروں تو میرا سَتر نہ کھلے۔ آپ کی خِدمت میں کپڑا پیش کیا گیا، آپ نے اسے اپنے پہنے ہوئے کپڑوں کے نیچے لپیٹ لیا۔

... ابن عساکر، حسین بن علی، جلد: 14، صفحہ: 221۔

اچھی نِیت کا ایک زبردست فائدہ

اللہُ اکبر! یہ ہے اللہ پاک کی رضا کا طلبگار رہنے کا کمال...!! حالات دیکھئے! ❁ کربلا کا میدان ہے ❁ 22 ہزار کا لشکر سامنے کھڑا ہے ❁ 72 تن شہید ہو چکے ہیں ❁ حضرت علی اَصغر رَضِیَ اللہُ عنہ کے گلے میں لگا ہوا ظالِم کا تیر اپنے ہاتھوں سے کھینچ کر نکالا ہے ❁ 3 دِن سے پانی بند ہے ❁ حلق سوکھ رہا ہے ❁ یقین ہے کہ اب بس شہادت کا وقت ہے، رُوح نکلنے کے بعد تو آدمی مُکَلَّف بھی نہیں رہتا مگر جو اللہ پاک کی رضا کا طلب گار ہو، وہ رضا ہی چاہتا ہے،

اچھی نِیت کا ایک زبردست فائدہ

وہ کسی وقت، کسی لمحے، کسی حالت میں، کسی بھی مشکل میں اللہ پاک کی رِضا پانے سے پیچھے نہیں ہٹتا، وہ ہر وقت بس اللہ پاک کو راضی کرنے ہی کے رستے نکالتا ہے، دیکھئے! امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ کن حالات میں ہیں اور فِکْر کیا ہے؟ جب میں شہید ہو جاؤں گا، جب زمین پر گِروں گا تو کہیں اس وقت میرا سَتر نہ کھل جائے، ان حالات میں بھی شریعت پر عَمَل کی فِکْر ہے۔

اچھی نِیت کا ایک زبردست فائدہ

یہ ہے اچھی نِیّت کا فائدہ... !! اگر ہم سب اللہ پاک کی رِضا کی نِیّت کرلیں تو ہمیں مشکلات، پریشانیاں، رُکاوٹیں، تکلیفیں چاہے کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہوں، چھوٹی محسوس ہوتی ہیں اور ہم رضائے رَبّ پانے کے شوق میں سب مشکلات سے گزرتے ہوئے، کامیابی کی طرف چلتے چلے جاتے ہیں۔ لہٰذا اچھی نِیّت کرنے کی عادت بنائیں۔ جب بھی جدول پر جانا ہو، دِینی کام کرنے ہوں، اللہ پاک کی رِضا کی نِیّت کرکے، یہ اعلیٰ ترین نعمت پانے کے شوق کے ساتھ دِینی کام کریں۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم ! کامیابی قدم چومے گی۔

اچھی نِیت کا ایک زبردست فائدہ

اب تک جو ہم نے سُنا اس کا خُلاصہ یہ ہے کہ ہم نے جدول بنانا ہے، دِینی کام کرنے ہیں، اس میں کامیابی کے لئے 4 شرائط ہیں: (1): مقصد بلکل واضح ہونا چاہیئے (2): اللہ پاک کی رحمت پر پختہ یقین رکھنا ہے (3): جدول کے دوران اِدھر اُدھر کے کاموں میں نہیں لگنا بلکہ پُوری توجہ اپنے مقصد پر رکھنی ہے

اچھی نِیت کا ایک زبردست فائدہ

(4): جو بھی دِینی کام کرنا ہے، پُورے شوق اور سچّی لگن کے ساتھ کرنا ہے اور آخر میں ہم نے سُنا کہ جو بھی دِینی کام کرنا ہے، اس میں اللہ پاک کی رضا پانے کی ہی نِیت کرنی ہے۔ اس کے ساتھ موقع کی مناسبت سے اور بھی اچھی نیتیں شامِل کی جاسکتی ہیں۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! ثواب میں اِضافہ ہو گا۔ اب آیئے! جدول کے چند مزید حقوق بھی مختصراً سُن لیتے ہیں:

جدول چلانے کی چند احتیاطیں

متعلقہ ذِمّہ دار کو اطلاع دیجئے! جب بھی جدول پر جائیں تو متعلقہ ذِمّہ دار کو پہلے سے اِطّلاع دے دیں تا کہ وہ اپنی تیاری مکمل رکھیں، وقت ضائع نہ ہو اور پُورا جدول ایک ترتیب کے ساتھ چل سکے۔

جدول چلانے کی چند احتیاطیں

نمازِ باجماعت کا اہتمام کیجئے! جدول چلانے میں نمازِ باجماعت کا ضرور اہتمام فرمائیں، ہم نے نمازی بننا بھی ہے اور دوسروں کو بنانا بھی ہے، لہٰذا یہ پکّی نِیّت رکھیں کہ چاہے جدول پر ہوں، گھر ہوں، سفر میں ہوں، کہیں بھی ہوں، پانچوں نمازیں وقت پر، باجماعت ادا کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم!

جدول چلانے کی چند احتیاطیں

جدول کی تیاری کر لیجئے. جدول پر جانے سے پہلے اپنے جدول کی تیاری اچھے سے کر لیجئے! پُورا جدول ڈائری میں لکھ لیجئے! جدول بنانے کا مقصد کیا ہے، دورانِ جدول کیا کیا کام کرنے ہیں، کس ترتیب سے کرنے ہیں، کس کس سے ملاقات کرنی ہے، کیسے کرنی ہے، کس مقصد سے کرنی ہے، ملاقات میں گفتگو کیا ہو گی وغیرہ سب کچھ پہلے سے سوچ بھی لیجئے اور ضرور تاً ڈائری وغیرہ میں لکھ بھی لیجئے! بلکہ موقع کی مناسبت سے سَفَر کی سنتیں و آداب، ملاقات کی سنتیں و آداب، گفتگو کی سنتیں و آداب، اسی طرح جدول کے مدنی پھول وغیرہ ایک مرتبہ پڑھ لیجئے! یہ باتیں تازہ تازہ ذہن میں ہوں گی تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! عمل کرنا آسان ہو جائے گا۔

جدول چلانے کی چند احتیاطیں

.ڈیلی جدول کی اہمیت کو سمجھئے! روزانہ کے جدول کی اہمیت کو ذہن میں رکھئے! آپ اگرچہ روزانہ ہی جدول پر جاتے ہیں مگر یہ یاد رکھیے کہ جس مقام اور کام کے لیے آپ آج جارہے ہیں آپ اس مقام پر یہ کام کتنے عرصہ کے بعد کرنے جارہے ہیں اور دوبارہ کتنے عرصہ کے بعد یہاں اس کام کے لئے حاضری ہوگی۔ روزانہ کے جدول کی اہمیت کو مد نظریوں بھی رکھا جاسکتا ہے کہ میں جہاں جارہاہوں وہاں کتنے وقت کے لئے جارہاہوں، کتنے سفری اخراجات ہونگے، میرے جانے سے اور بھی بہت سے افراد کا وقت و اخراجات بھی صرف ہونگے تو جب اتنا کچھ صرف ہورہاہے تو جدول کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

جدول چلانے کی چند احتیاطیں

.وقت کا خیال رکھئے! جدول میں اپنے اور دوسروں کے وقت کا بھی خیال رکھیے۔ جس کام کے لیے جو وقت مقرر ہے اسی وقت میں مکمل کر دیجئے۔ جن اسلامی بھائیوں کو مدنی مشورے کے لئے بلایا ہے ان کو اختتامی وقت بھی پہلے ہی بتا دیجئے اور حتی الامکان اسی وقت میں مدنی مشورہ وغیرہ ختم فرما دیجیے۔

جدول چلانے کی چند احتیاطیں

منصب کے مطابق جدول بنائیے! آپ کا جدول آپ کے منصب کے مطابق ہونا چاہیے یعنی جس سطح کی آپ کی ذمہ داری ہے اس سطح کے جو آپ کو کام سونپے گئے ہیں انہی کے مطابق جدول ہو اور تمام طے شدہ کاموں کو اپنے جدول میں شامل کریں۔ اس کا بہتر انداز یہ ہو سکتا ہے کہ اپنے کاموں کو 2 طرح سے تقسیم فرمالیجئے **(1):** وہ کام جو آپ نے خود کرنے ہیں **(2):** وہ کام جو آپ نے دوسروں سے کروانے ہیں۔

جدول چلانے کی چند احتیاطیں

جو کام آپ کے اپنے کرنے والے ہیں وہ آپ خود اپنی ذمہ داری کے مطابق کریں اور جو کام آپ نے کروانے ہیں وہ اپنے اسلامی بھائیوں کے سپرد کر دیں اگر آپ سارا کام خود کریں گے تب بھی آزمائش ہو گی اگر آپ سارا کام دوسروں پر ڈال دیں تب بھی آزمائش ہو سکتی ہے۔ کاموں کو مختلف افراد کے سپرد کر کے ہم دیگر اہم اور تفصیلی امور پر توجہ دے سکتے ہیں۔ کامیاب انسان وہ ہے جو لوگوں کی صلاحیتیں پہچان سکتا ہے اور ان کے مطابق انہیں کام دے سکتا ہے اور پھر انہیں اعلیٰ مراتب کے لیے تیار کرنے کا حوصلہ بھی رکھتا ہے۔

جدول چلانے کی چند احتیاطیں

ماتحت افراد سے ان کے منصب کے کام لینا اور ان کی صلاحیت میں اضافہ کرنے کی بھی کوشش جاری رکھنی چاہیے۔ سوچنے کے لیے وقت نکالیے اور پھر عمل کیجیے۔ میرا سب سے اہم ترین اور قدر کا حامل کام کون سا ہے؟ میری بنیادی ذمہ داری کیا ہے؟ وہ کون سے کام ہیں جو صرف میں ہی کر سکتا ہوں؟ میرے وقت کا سب سے زیادہ قابل قدر استعمال کیا ہے؟ مجھے کیا کرنے کے لیے کام پر رکھا گیا ہے؟ ان باتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے عمل کیجئے۔ جو کام آپ کو آپ کا نگران دے اس کو اہمیت دیں اس کو اپنے جدول میں شامل کریں اس کو پوری توجہ دیں بڑی **ترجیحات کا حصول اپنا مقصد بنائیے۔**

جدول چلانے کی چند احتیاطیں

مناسب آرام لازمی کر لیجئے! جدول پر جانے سے پہلے آرام ضرور کریں رات وقت پر سو جائیں کیونکہ آپ کی نیند ہی پوری نہیں ہو گی تو آپ اگلے دن جدول کیسے چلا پائیں گے اور اگر آپ نے کسی دوسرے شہر میں جانا ہے اور نکلنے کا وقت صبح 8 بجے ہے تو ذمہ دار سوئے ہی رات 2 یا 3 بجے تو صبح وقت پر جلدی کیسے اٹھ پائے گا یوں آزمائش کا سامنا ہو گا اور اگر نگران خود ہی فریش / چست نہیں ہے تو وہ کس طرح جدول اچھے انداز سے چلا پائے گا اور اس کا نتیجہ بھی ویسا ہی ہو گا کیونکہ تمام جسمانی اور ذہنی افعال کی تکمیل و تحسین کے لیے نیند ضروری ہے۔

جدول چلانے کی چند احتیاطیں

حوصلہ افزائی کیجئے! انسان کسی بھی عہدے پر ہو اس کو اپنے بڑے کی طرف سے حوصلہ افزائی کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح ذمہ دار چھوٹا ہو یا بڑا اس کو بھی حوصلہ افزائی کی ضرورت ہوتی ہے جب ہم جدول پر جائیں تو ہمیں چاہیے کہ اسلامی بھائیوں کے لیے کچھ نہ کچھ تحائف لے کر جائیں اور ان میں سے جن کی کارکردگی اچھی ہے ان کی دل جوئی کے لیے ان کو تحائف دیں اور ان کی حوصلہ افزائی کریں اس سے دینی کاموں میں بہتری آئے گی اور ذمہ دار کے دل میں محبت بھی بڑے گی۔

جدول چلانے کی چند احتیاطیں

سفر کی تیاری اچھے سے کر لیجئے! جہاں جدول پر جا رہے ہیں، وہاں کے موسم کے مطابق لباس، ضرورتاً شال، چادر، بستر، اسی طرح اپنے سَفری اخراجات، شجرہ شریف، مسواک، قلم، ڈائری، قفل مدینہ پیڈ، سنّت بکس، ضرورتاً چٹائی، بیگ، ضروری ادویات وغیرہ غرض؛ سَفر میں آپ کو جس جس چیز کی ضرورت پڑ سکتی ہے، وہ سب چیزیں یاد کر کے دھیان سے رکھ لیجئے! تاکہ دورانِ سَفر و دورانِ جدول کسی سے کچھ مانگنا نہ پڑے۔ ہم نے دعوتِ اسلامی کا دِینی کام کرنا ہے،

جدول چلانے کی چند احتیاطیں

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دِینی سوچ کے مطابق کرنا، آپ کی سیرت، آپ کے کردار اور پاکیزہ عادات سے راہنمائی لیتے ہوئے کرنا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ جب جدول پر جاتے تھے تو کھانے کا ٹفن، پانی کی بوتل یہاں تک کہ نمک دانی بھی ساتھ رکھتے تھے۔ ہم بھی اپنے مرشِد کی اداؤں کو اپناتے ہوئے ہی جدول چلائیں گے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم!

موبائل فون کا زیادہ استعمال آپ کی شخصیت کو نقصان پہنچا سکتا ہے اس سے جس قدر ہو سکے بچنا چاہیے۔

جدول چلانے کی چند احتیاطیں

مسائل حل کیجئے! جب ذمہ داران کے پاس جائیں تو ان کے مسائل سنیں اور ان کا حل نکالیں ان کی پریشانی کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ جس مقصد کے لیے ملاقات ہو رہی ہے اس پر توجہ رکھیں اور غیر ضروری باتوں میں وقت ضائع نہ کریں۔ کوشش کریں کہ ذمہ داران کو بولنے دیں خود زیادہ سے زیادہ خاموش رہ کر ان کی باتیں سنیں اس سے زیادہ سے زیادہ مسائل کھل کر سامنے آئیں گے اور آپ کو ان کا حل کرنے میں آسانی ہو گی۔

جدول چلانے کی چند احتیاطیں

ہمیشہ محتاط رہئے! معمولی سی بے احتیاطی بھی کبھی کبھی بہت بڑے نقصان کا باعث بنتی ہے ۔اگر آپ واقعی دِینی کام کرنا چاہتے ہیں تو جب تک شریعت حکم نہ دے ہرگز کسی سنی کو اپنا مخالف مت بنائیے، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا یہ فرمان گرہ سے باندھ لیجئے **محتاط سدا سکھی رہتا ہے۔** ہفتہ وار مدنی مذاکرہ کو اپنے اوپر نافذ کرلیں کہ اسی کی برکت سے تنظیم سیکھی جاسکتی ہے۔

جدول چلانے کی چند احتیاطیں

ٹریفک قوانین کا خیال رکھئے! دورانِ سفر ٹریفک قوانین کا خیال رکھئے! اگر موٹر سائیکل پر سفر ہو تو بھرپُور احتیاط کے ساتھ گاڑی چلائیے! ہیلمٹ وغیرہ لازمی پہنئے! ٹریفک سگنل وغیرہ کا خیال رکھئے! اپنا ڈرائیونگ لائسنس، ضروری کاغذات وغیرہ بھی لازمی ساتھ رکھ لیجئے! غرض؛ تمام ٹریفک قوانین سیکھ بھی لیجئے اور دورانِ سَفَر ان کا خیال بھی لازمی رکھئے! کہ وہ ملکی قوانین جو شریعت سے نہیں ٹکراتے ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

جزاك الله خيراً

Visit: www.dawateislami.org